روزنامہ **الفضل** ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۶۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۷ | منگل ۷ - رجب ۱۴۱۴ھ ، ۲۱ - فتح ۱۳۷۲ ہش ، ۲۱ - دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے ساری زندگی میں اللہ کے ذکر سے زیادہ اچھا تربیت کا کوئی نسخہ نہیں دیکھا

بنگلہ دیش کی مستعد بہادر اور قربانی کرنے والی جماعت کے لئے دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۷- دسمبر ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ ۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔ ۱۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے ہمیں اللہ سے محبت کرنے والے اور اس کا ذکر کرنے والوں کی تعداد چاہئے۔ اور میں نے ساری زندگی میں اس سے زیادہ اچھا تربیت کا اور کوئی نسخہ نہیں دیکھا کہ اللہ کا ذکر کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے بنگلہ دیش کی جماعت کو درپیش مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بہت مستعد بہادر اور قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ ان کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے سے بیت الفضل لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اردو میں حضور کے خطبہ کے علاوہ حسب معمول اس کا انگریزی۔ عربی اور فرنچ میں رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر کیا گیا اور حسب معمول یہ خطبہ بھی ۲۵ میٹر بینڈ شارٹ ویو پر ریڈیو کے ذریعے بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ اس بار بھی چند دینی اجتماعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جب جماعت احمدیہ کی ترقی بہت بڑھ جائے گی اور ایسے بے شمار دینی اجتماعات ہوا کریں گے تو شاید پھر ان سب کا ذکر ممکن نہ رہے۔ ابھی تک تو یہ ممکن ہے۔

بنگلہ دیش کی بہادر جماعت

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کی تربیتی کلاس کا ذکر فرمایا۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ صرف ڈھاکہ ہی نہیں بنگلہ دیش کی ساری جماعت بہت مستعد بہادر اور قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب علماء نے بنگلہ دیش کا رخ کر لیا ہے اور وہاں پر پاکستان ہی کی طرح کے حالات جماعت احمدیہ کے بارے میں پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بنگلہ دیش کی جماعت کی طرف سے اس صورت حال میں بار بار دعا کی تحاریک کی جا رہی ہیں۔ بنگلہ دیش کی جماعت کے لوگ بہادری سے ڈٹے ہوئے ہیں اور انہوں نے واضح کر دیا ہے کہ اگر کسی قسم کی شرارت ہمارے خلاف کی گئی تو ہم سب اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ لیکن یاد رکھو کہ اس کے بعد بنگلہ دیش سے امن ہمیشہ کے لئے اٹھ جائے گا۔ اور اس سے بھی بدتر حالات ہو جائیں گے جو آج وہاں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب سے بنگلہ دیش پاکستان سے الگ ہوا ہے۔ قوم بٹی ہوئی ہے۔ بڑی دردناک صورت حال وہاں موجود ہے۔ بنگلہ دیش کی جماعت نے اشتہارات کے ذریعے سے بھی اور دیگر ذرائع سے بھی یہ بات واضح کر دی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں بنگلہ دیش کے لئے دعا کریں وہاں سارے عالم اسلام کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ جب بھی ایسی صورت حال ہمارے ساتھ ہوتی ہے اس کے ساتھ ہی عالم اسلام پر زد پڑ جاتی ہے۔ اور بڑے دیرپا اور گہرے نقصانات ہو جاتے ہیں۔ بابری مسجد کا واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ اس سے قبل احمدیوں کی بیوت الذکر جلائی گئیں۔ بنگلہ دیش میں بھی جماعت پر حملے ہوئے۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصیحت دلانے کے لئے خاموش زبان میں جاری رہتا ہے افسوس ہے لوگ دیکھتے نہیں اور بات سمجھتے نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو بھی تقدیر ہو گی ایک بات بہرحال قطعی ہے کہ جماعت کو جتنا چھوٹا کرنے کی کوشش کی جائے گی جماعت اتنا ہی بڑا ہو کر ابھرے گی۔ جتنا کمزور کرنے کی کوشش کی جائے گی جماعت اتنی ہی مضبوط ہو کر ابھرے گی۔ جتنا اس کا نام دبایا جائے گا اتنا ہی نام پھیلے گا۔ یہ اللہ کی سنت ہے۔ یہ خدائی تقدیر ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔ تاہم اس کے نتیجے میں جتنے دکھ مقدر ہیں اللہ تعالیٰ اپنی عطا کی ہوئی توفیق سے اس کو برداشت کرنے کی ہمت دے۔ اور ہر قدم پر جماعت کو ترقی عطا کرتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بنگال کی جماعت

مسلسل صفحہ ۲ پر

نجات کی فلاسفی - خدا سے کامل تعلق

نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں اور اس کی محبت کی آگ میں پڑ کر ایسے اپنی ہستی سے دور ہو جاتے ہیں کہ جیسا کہ لوہا آگ میں پڑ کر آگ کی صورت ہی اختیار کر لیتا ہے مگر درحقیقت وہ آگ نہیں ہے لوہا ہے اور جیسا کہ خدا کی تجلیات سے اس کے عاشقوں میں ایک حیرت نما تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ایسا ہی خدا بھی ان کے لئے ایک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بخار اور فلو کے لئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ نسخہ

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج برطانیہ نے مورخہ ۱۰۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ڈش انٹینا کے ذریعے خطبہ سے پہلے یہ اعلان فرمایا:۔

آج کل سردیوں کے موسم میں بخار اور فلو کی بیماری عام ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت اعلان کیا جاتا ہے کہ درج ذیل ہومیو پیتھی نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۱:۔ 200 Bacillinium 200 Influenzinum سردیوں کے دنوں میں یہ نسخہ ۳۔ ۴ دن تک اور پھر ہر دسویں دن ایک خوراک استعمال کریں۔ حفاظتی نکتہ نظر سے یہاں (برطانیہ میں) اس کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ یہاں ڈیڑھ دو سو مریض اس مرض سے فوت ہو چکے ہیں تاہم جتنے بھی احمدی مریضوں کو یہاں استعمال کرایا گیا ہے اس کا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھا نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ اگر کسی مریض کو فائدہ نہ ہو تو کسی ماہر ہومیو پیتھ یا ایلو پیتھ سے رجوع کریں۔

مکرم عطاء المجیب صاحب نے اعلان کیا کہ قادیان کے جلسے پر جانے والے یہ دوائی کھا کر جائیں۔ جلسہ قادیان کے منتظمین مہمان خانوں اور لنگر خانوں میں اس کو بکثرت مہیا رکھیں۔

نسخہ نمبر ۲

اس کا دوسرا نسخہ یہ بھی ہے:۔

200 Aconite 200 Arsenic 200

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

مطمئن رہے جو بھی کوشش ان کے بس میں ہے وہ ضرور کریں۔ جو خدا کی تقدیر ہے وہ ہو کر رہے گی۔ اگر اس کا نتیجہ برائی کی صورت میں بھی نکلا تو یہ یاد رکھیں کہ اس کے پیٹ سے بھلائی نکلے گی۔ اور اس کے نتیجے میں اللہ کا اتنا فضل نازل ہوگا کہ ساری دنیا دیکھے گی۔ اور اللہ کے فضل تو خود بولتے ہیں۔ اللہ خود دکھا دیتا ہے کہ کتنے بڑے بڑے افضال نازل ہوئے ہیں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جن اور جماعتوں کے دینی اجتماعات کا ذکر فرمایا وہ یہ ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کینما سیرالیون کا اجتماع۔ جماعت کاسل جرمنی کی داعیان الی اللہ کی تربیتی کلاس۔ جماعت کینما کا جلسہ سالانہ۔ فرینکفرٹ میں نواحمدیوں کی تربیتی کلاس۔

نواحمدیوں کی تربیت کا پروگرام

حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نومسلموں کی تربیت کا یہ جو دور شروع ہوا ہے یہ بہت اہم ہے۔ اس سے قبل مجھے یاد نہیں کہ کبھی نومبائعین کو اپنے اندر جذب کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہو۔ اس پر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدگی سے عمل ہو رہا ہے۔ جرمنی میں ۱۶سو کے قریب بیعتیں ہوئی تھیں۔ ساری جماعت جرمنی ان کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے خاندان خاندان کر کے سنبھال چکی ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا رہ گیا ہو جو بچا ہو ورنہ ان سب سے تعلق رکھا جا رہا ہے۔ اور صرف محبت ہی سے نہیں بلکہ دین کی ٹھوس تربیت کا انتظام کر کے ان کو ساتھ رکھا جا رہا ہے۔ ان کو نمازیں سکھائی جا رہی ہیں۔ بچوں بڑوں کو روزمرہ زندگی میں دین کی باتیں بتائی جا رہی ہیں۔ اجتماعات وغیرہ کے مواقع پر ان کے سپرد مختلف عہدے کر کے اور ذمہ داریاں دے کر ان کی تربیت کی جا رہی ہے دینی طریق کے مطابق ان کو وہ نعرے سکھائے جا رہے ہیں جو دلوں میں ہنگامے برپا کر دیتے ہیں۔ یہ باتیں خدا کا ذکر بلند کرتی ہیں۔ تسبیح و تحمید ہوتی ہے۔ ان سب باتوں کا دل پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ ان سب کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ ان کو کامیاب کرے۔ کمزوریوں سے عفو کا سلوک فرمائے۔ اس کے نتیجے میں جماعت نہ صرف مستحکم ہو بلکہ تیزی سے آگے بڑھنے کی بنیادیں پائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے لئے بیس کیمپ BASE CAMP کو مضبوط کرنا ضروری ہے جس طرح بلند چوٹیوں کو سر کرنے والے جتنی بلندیوں پر جانا چاہتے ہیں اتنا ان کا بیس کیمپ مضبوط ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اتنا ہی بلندیوں کی طرف حرکت کرنے کے سامان زیادہ میسر آتے ہیں۔ ہم نے بھی بلندیوں کی طرف جانا ہے۔ ہمیں بھی اپنے بیس کیمپ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط رکھنا ہوگا۔ امید ہے کہ اس کے نتیجے میں ہمارا قافلہ آگے سے آگے بلندی کی طرف بڑھتا چلا جائے گا۔

اللہ کے ذکر کا موضوع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبات میں ذکر اللہ کے موضوع کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس ضمن میں امراء القیس کا ایک شعر ہے کہ اے میرے ساتھیو تم ذرا دیر ٹھہرو۔ ہم کچھ دیر اپنے محبوب کے پیارے ذکر سے آنسو بہالیں۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک ذکر الٰہی کا تعلق ہے یہ کسی ایک منزل کا سوال نہیں خدا تو ہر جگہ جلوہ دکھا رہا ہے۔ اللہ کا ہر جلوہ اس شان کا ہے کہ ناممکن ہے کہ آپ کسی جگہ نظر ڈالیں اور محبوب کی یاد نہ آئے۔ اگر اللہ کی محبت کی بارش اس انداز میں نہ بھی ہو کہ آنسو نکلیں تو دل کے اندر تو محبت کی بارش ہر وقت ہو سکتی ہے۔ اور روح آستانہ الوہیت پر بہنے لگتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ آپ کی کیفیت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہمہ وقت آپ کو آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کے محبت کا مرکز تھی۔ جہاں سے خدا تعالیٰ کی نظریں پھر گئیں وہاں سے آپ کی نظریں بھی ہٹ گئیں۔ خدا تعالیٰ کے پیارے ہر وقت یہ کوشش کرتے ہیں کہ اللہ کے پیاروں سے پیار کریں۔ پھر اللہ کا سلوک یہ ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے بندے کے پیارے سے پیار کرتا ہے۔ دونوں کے رجحانات ایک ہو جاتے ہیں۔ جب دل مل جائیں تو نیتیں بھی مل جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ جس طرح دو کمانوں کے وتر آپس میں مل جاتے ہیں۔ اور ان سے جو تیر چلایا جائے تو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کس کمان کا زیادہ زور لگا ہے بلکہ دونوں کا ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے۔ کلام الٰہی میں جو مضمون بیان ہوا ہے کہ وما رمیت اذ رمیت اس سے یہی مراد ہے۔ کہ دونوں کا الگ الگ وجود نہیں رہتا۔ یہ شرک کی بات نہیں ہے۔ یہ لا الہ کا مضمون ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے بندے کی اس درجہ محویت ہو جاتی ہے کہ بندہ ایک ذرے کی صورت میں خدا کے سمندر میں مدغم ہو جاتا ہے اور اس کے ہر ذرہ میں خدا کی قوت اور طاقت منعکس ہوتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اللہ کے طریق میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر اللہ کا طریق اس پیارے انداز میں سمجھایا ہے کہ ناممکن ہے کوئی شخص ذکر الٰہی کا عاشق نہ ہو جائے۔

ایک لذت آفریں حدیث کا ذکر

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث بیان فرمائیں اور نہایت روح پرور اور پر لطف انداز میں ان کی دلنشیں تشریح فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی مسلم کتاب الذکر میں حدیث ہے کہ اللہ کے کچھ بزرگ فرشتے ہر وقت گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جہاں ذکر کی مجلس ہو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے اس محفل کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور ساری فضا اللہ کی برکت سے بھر جاتی ہے۔ پھر جب لوگ اس محفل سے اٹھ کر جاتے ہیں تو وہ بھی اٹھ جاتے ہیں اور اللہ کے پاس جاتے ہیں تو اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہوتا ہے' کہ تم نے کیا دیکھا؟ اس پر فرشتے بتاتے ہیں کہ ہم نے تیرا ذکر کرنے والوں کی ایک محفل دیکھی۔ اللہ سوال کرتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا کیفیت ہوگی؟ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ سوال کرتا ہے کہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے۔ اللہ سوال کرتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوگا اگر وہ میری آگ دیکھ لیں؟ اللہ فرماتا ہے میں نے ان سب کو معاف فرما دیا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اس محفل میں ایک غلط کار شخص بھی تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ میں نے اس کو بھی معاف کر دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھا ہوا شخص بھی محروم نہیں رہتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو دعائیں ہم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کی کنہہ سے ہم خود واقف نہیں ہوتے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک ناواقف دیہاتی کا واقعہ سنایا جو ایک دفعہ کراچی کی منی مارکیٹ میں چلا گیا جہاں پیسوں اور پائیوں کے حساب سے بڑے بڑے لاکھوں کروڑوں کے سودے ہو رہے تھے۔ اس نے جب پائیوں اور پیسوں کا ذکر سنا تو اس نے بھی لاعلمی میں بولی دینا شروع کر دی اور دوسروں سے بڑھ چڑھ کر بولی دینے لگا۔ حتیٰ کہ دوسرے لوگ حیران رہ گئے۔ وہ سمجھے کہ نجانے کتنا بڑا سیٹھ آگیا ہے اور بولی اس کے نام ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں اعلان ہوا کہ اس شخص کی بولی کی قیمت اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ اسے چند لمحوں میں کروڑوں کا فائدہ ہو رہا ہے یہ سنتے ہی بڑے بڑے سیٹھ اس کی طرف لپکے کہ ہم سے سودا کر لو اور نقد اتنا منافع لیکر بولی ہمارے نام کر دو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ کسی کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا کہ چند لمحوں کے ذکر اللہ سے آپ کتنے بڑے بڑے سودے کر لیتے ہیں۔ کتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر کتنے بڑے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو کلمے ہیں دو باتیں ایسی ہیں جو اللہ کو بہت پیاری ہیں جو میزان میں بہت ہلکے لیکن قدر و قیمت میں بہت بھاری ہیں۔ وہ کلمات ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

حضور ایدہ اللہ نے ان پاک کلمات کی نہایت خوبصورت اور لذت آفریں تشریح بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

خدا کے قرب کی تلاش

میں جس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں وہ قطعی طور پر ذاتی ہیں ان کے پیچھے کوئی دینی سند موجود ہے یا نہیں مجھے اس کا علم نہیں ممکن ہے کہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل نہ ہو تو میری طرف سے پہلے ہی معذرت قبول کرلیں اور اسے اس طرح رد کر دیں جیسا کہ یہ مضمون لکھا ہی نہ گیا ہو اور اگر اس میں کچھ حقیقت ہو اور اس سے کوئی ذی نفس فائدہ اٹھالیتا ہے تو یہ اللہ کا احسان ہو گا۔ یہ مضمون دینی زاویہ سے نہیں بلکہ فلاسفیکل زاویہ سے لکھا گیا اور اسے اسی رنگ میں دیکھیں۔

جب نوجوانوں کو اپنے لئے کسی کیریئر کے انتخاب کرنے کا وقت آتا ہے تو وہی لڑکے زندگی میں کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے ذوق اور رجحانات کے مطابق اپنے کیریئر کا انتخاب کرتے ہیں اور اسی کے مطابق پھر مضامین منتخب کرتے ہیں۔ اس مرحلہ پر والدین گائیڈ کرتے ہیں یا استاد صلاح مشورہ دیتے ہیں اور طالب علموں کو ان کے علمی لحاظ سے STRONG POINTS ہوتے ہیں بتا کریا آج کل کے دور میں تو بعض ٹسٹ نکل آئے ہیں جن سے رجحانات کا علم ہو جاتا ہے اور طالب علم کو صحیح کیریئر منتخب کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ جہاں بھی والدین طالب علم کے طبعی رجحانات کے برعکس اسے کسی ایسی لائن پر زبردستی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو ایسے بچے آگے چل کر کوئی کامیاب زندگی گزارتے نظر نہیں آتے۔ یہ تو خیر نہیں ہوتا کہ وہ نان نفقہ کمانے سے ہی رہ جاتے ہیں۔ روٹی وہ بھی کمالیتے ہیں۔ مگر ان میں سے بھی کوئی بھی ماہر ڈاکٹر۔ ماہر انجینئر۔ ماہر آرکیٹیکٹ یا ماہر استاد کبھی پیدا نہ ہو گا۔ ایک بچے کا رجحان اگر فنون لطیفہ کی طرف ہے اور ماں باپ اسے زبردستی ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں یا لڑکا تو ڈاکٹر بننا چاہتا ہے اور آپ اسے زبردستی انجینئرنگ کی لائن میں دھکیل دیتے ہیں تو نتیجہ بالعموم یہ نکلتا ہے کہ ایسے لڑکے کبھی دل لگا کر علم حاصل کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے اور جو بھی ان میں سے ٹھوکریں کھاتے ہوئے تھرڈ ڈویژن میں پاس ہو جاتے ہیں وہ جب عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو کامیابی ان کے قدم چومنے کے لئے آنکھیں بچھا کر ان کا انتظار نہیں کر رہی ہوتی۔ زندگی بس ٹھوکریں کھاتے ہوئے گذر جاتی ہے۔ نوکری تلاش کرنے نکلتے ہیں تو ان کا تعلیمی ریکارڈ دیکھ کر ہی ان کی درخواست سیدھی ردی کی ٹوکری کا رخ کرتی ہے۔ غرض جہاں بھی آپ نے اپنے ذہنی اور طبعی رجحانات کو نظرانداز کیا اور ایسی ڈگر پر چل پڑے جو آپ کی استعدادوں کے خلاف ہو گی تو آپ اگر بالکل ناکام نہ سہی ایک بالکل معمولی۔ بے لطف اور بے کیف زندگی گذارنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

یہی کیفیت روحانی دنیا میں بھی پائی جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کئی صفاتی نام ہیں۔ صفات تو ان گنت ہوں گی مگر یہاں جو انسانی ذہن اور استعدادوں کی سمجھ کے دائرہ میں آتی ہیں ان کا ہی نام لیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بہت سے اوصاف اور گنوں سے نوازا ہے۔ یہ غلط نہیں کہ اس نے اسے اپنی شکل پر پیدا کیا ہے اور زمین پر خلیفہ مقرر فرمایا دوسرے مذاہب مثلاً ہندوؤں میں دنیا تیاگ دینے کو بہت بڑی قربانی اور عبادت کا درجہ حاصل ہے اسی طرح عیسائیوں میں تارک الدنیا لوگوں کو بڑی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو ساری دنیا سے کٹ کر اپنی زندگی رسمی عبادات میں گزار دیتے ہیں۔ کیتھولک فرقہ میں ان کے پادری اور ننیں مجرد زندگی گزارنے کا عہد کرتے ہیں۔ مگر اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو رہبانیت کی مدح کرنے کی بجائے اس کی مذمت کرتا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی قوتیں اور خواص انسان میں رکھے ہیں وہ بے فائدہ نہیں رکھے۔ ان کا مقصد ہے۔ اگر بے فائدہ رکھتا تو اس کی حکمت پر حرف آتا کہ ایک طرف تو وہ بعض صفات اور قویٰ سے نوازتا ہے اور دوسری طرف ان کے استعمال سے روکتا ہے۔ اگر روکنا ہی مقصد تھا تو دینے کی تک ہی کیا تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام قویٰ اور اوصاف کا صحیح استعمال ہی عین عبادت ہے۔ پس کسی انسان کو اس نے اگر دولت سے نوازا ہے تو وہ اسی دولت کے صحیح استعمال کے ذریعہ سے ہی اللہ کو پانے کی کوشش کرے تو زیادہ کامیاب ہو گا لیکن اگر وہ دولت کو تو تجوریوں میں بند کر دے اور صرف رسمی عبادت کو ہی معراج سمجھے تو غلط ہو گا۔ جسے علم کی دولت ملی ہے وہ دوسروں کو علم اور حکمت سکھائے۔ جس کے ہاتھ میں اللہ نے شفا رکھی ہے وہ اپنا کچھ وقت نادار مریضوں کا مفت علاج میں صرف کرے۔ غریب سے غریب انسان بھی ان بے شمار شمائل کو بروئے کار لا سکتا ہے جو اسے خدا کی طرف لے جانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ بس شرط یہ ہی ہے کہ وہ ان اوصاف یا انعامات کو خدا کی راہ میں استعمال کرے۔

عبادت دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ پھر دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایمان اور عقائد صحیحہ اور حقوق العباد بھی دو حصوں میں بٹ جاتے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہی مخلوق سمجھنا خواہ وہ کسی مذہب یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں اور پھر اسی جذبہ کے تحت ان کی خدمت۔ ایمان کے نتیجہ میں عقائد پختہ ہوتے ہیں۔ عقائد پختہ ہونے پر انسانی ہمدردی کا جذبہ جنم لیتا ہے اور اس جذبہ کے ابھرنے سے پھر انسان نہ صرف اپنے ہم جنسوں سے بلکہ غیر جنسوں تک پر رحم اور احسان کا ہاتھ رکھ کر ان کی تکالیف کو دور کرنے میں جہاں تک ممکن ہو مدد کرتا ہے۔ یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا باہم رشتہ دوسری طرف سے بھی شروع ہو سکتا ہے۔ انسانوں کی مدد کرنے سے انسانی ہمدردی کا عمومی جذبہ پیدا ہوا اور اس جذبہ کی بیداری سے پھر عقائد صحیحہ جنم لیں جو پھر یہ تقویت ایمان کی نعمت پر جا کر منتج ہوں۔

مجھے ایک مرتبہ بڑا لطیف مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ ان تمام صفات اور خواص جو اسے عطا ہوئے ہیں کا بغور مطالعہ کرے اور ان میں سے جو وصف سب سے نمایاں ہو مثلاً اگر اس میں جذبہ ہمدردی سب سے نمایاں وصف ہے تو اس جذبہ کو پروان چڑھائے اور اسی کے راستہ سے خدا کی قربت اور وصل کو تلاش کرے۔ جس میں شجاعت کا مادہ سب سے نمایاں ہے وہ شجاعت کے ذریعہ خدا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ شجاعت درحقیقت کس چیز کا نام ہے۔ ظلم کے خلاف بہادری سے نبرد آزما ہونے کا نام ہی شجاعت ہے۔ کسی زمانہ میں جہاد بالسیف اس کی سب سے بڑی جولان گاہ تھی۔ آج کے زمانہ میں برائی کا بہادری سے مقابلہ کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ ظالم کے ہاتھ روکنا ہی شجاعت ہے۔ یہ بات تو عیاں ہے کہ حضرت خالدؓ بن ولید میدان جنگ کے بادشاہ تھے۔ انہوں نے اپنی اس خداداد صلاحیت کے اسی میدان میں جوہر دکھائے مگر اویس قرنیؒ کسی اور میدان کے شاہ سوار تھے۔ اب اگر حضرت اویس قرنیؒ سے میدان جنگ میں شجاعتوں کی توقع رکھی جاتی وہ اس کا وہ حق ادا نہ کرسکتے جو حضرت خالدؓ بن ولید نے کیا۔ ہر ایک کا اپنا ذوق اور استغراق ہوتا ہے۔ اور حضرت خالدؓ بن ولید سے حضرت اویسؒ قرنی جیسی ماں کی خدمت کی توقع کرنا صحیح نہ ہوتا۔ جہاد ہی حضرت خالدؓ بن ولید کے لئے حقیقی عبادت تھی اور ظاہری عبادت فرائض میں سے تھی۔ امیر کبیر آدمی کے لئے اپنے مال کو خدا کی راہ میں صرف کرنا اور اس کے ذریعہ سے بندگان خدا کی محرومیوں کو کم کرنا۔ اس کی مالی مدد کرنا۔ نادار لڑکیوں کی شادیاں کروانا۔ غریب اور یتیم بچوں کو تعلیم دلوانا ہی اس کی حقیقی عبادت ہے اور ظاہری عبادت فرائض میں ہے۔ میرے کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ عبادات (اللہ تعالیٰ کی پناہ) اپنی اہمیت اور مقام کھو دیتی ہیں یا ان سے فائدہ نہیں ہوتا میرے کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اپنے STRONG TRAITS اور سب سے زیادہ اور نمایاں وصف کو اپنے حق میں خدا کے وصل کے لئے بروئے کار لائیں۔

دیکھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں کسی کو بھی راہبر بنالو تم خدا کو پالو گے۔ اس میں بھی یہی نقطہ ہے۔ ستاروں کا کام راہ نمائی کرنا ہے۔ رات کے اندھیرے میں جب انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ صحیح راستہ کس طرف ہے۔ مشرق کدھر ہے اور مغرب کدھر۔ کس سمت میں روانہ ہوں تو منزل مل جائے گی۔ آپ ستاروں کی مدد سے راہ کا تعین کرکے منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ صحابہ میں ہر قسم کی استعداد رکھنے والے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی طرح عاشق رسول۔ حضرت عثمانؓ کی طرح امیر۔ حضرت عمرؓ کی طرح فن حکمرانی کے ماہر۔ حضرت علیؓ کی طرح باب العلم کا مرتبہ پانے والے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کی طرح کے مرد میدان۔ حضرت حسانؓ بن ثابت کی طرح کے بلند پایہ شاعر۔ غرض زندگی کا کون سا شعبہ تھا جس کے نمائندے شمع رسالت کے گرد پروانوں کی طرح منڈلاتے نہ رہے۔ پس اپنی استعدادوں میں سے STRONG TRAITS ڈھونڈیں اور انہیں اللہ کی راہ میں صیقل کریں۔ اسی راہ سے وہ آپ کو مل جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی

چراغ راہ

چوہدری صفدر نذیر صاحب گولیکی اپنی کتاب چراغ راہ میں کہتے ہیں

حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے یہ نیت کی کہ آج میں خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ صدقہ دونگا۔ رات کے وقت وہ کچھ پیسے لے کر باہر نکلا تو ایک چور کو غریب آدمی سمجھ کر اس کے ہاتھ پر وہ پیسے رکھ دئے۔ جب صبح ہوئی تو کچھ لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ فلاں شخص نے آج رات ایک چور کو صدقہ دیا ہے۔ اس شخص کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تو ہی ہمارا مالک ہے صدقہ کا مستحق تلاش کرنے میں مجھ سے غلطی ہوئی اب میں صحیح رنگ میں کسی حقیقی مستحق کو صدقہ دونگا۔ چنانچہ وہ اگلی رات صدقہ لے کر نکلا تو غلطی سے ایک بدکار عورت کو صدقہ دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ فلاں شخص نے آج رات ایک بدکار عورت کو صدقہ دیا ہے۔ جب اس آدمی کو اس غلطی کا علم ہوا تو اس نے کہا اے اللہ تو ہی حمد کا مالک ہے۔ مجھ سے ایک بدکار عورت کو صدقہ دینے میں غلطی ہوئی۔ اب میں صحیح کوشش کر کے کسی مستحق کو صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا لیکن غلطی سے ایک دولت مند کو صدقہ دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو چرچا ہونے لگا کہ فلاں شخص نے آج رات ایک دولت مند کو صدقہ دے دیا ہے۔ اس پر اس نے کہا اے میرے اللہ تو ہی حمد کا مالک ہے میں نے ایک مرتبہ چور کو صدقہ دے دیا ایک دفعہ ایک بدکار عورت کو ایک دفعہ ایک دولت مند کو۔ ہر دفعہ کی غلطی پر نادم ہوں۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے آواز آئی کہ تو نے ایک چور کو صدقہ دیا ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی وجہ سے چوری سے باز آجائے۔

اسی طرح بدکار عورت پر جو تو نے خرچ کیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ یہ رقم پا کر برے کام چھوڑ دے رہا دولت مند تو اس کو صدقہ دینے کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ اس دولت مند کو عبرت حاصل ہو اور وہ سوچے کہ دوسرے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن میں اس برکت سے محروم ہوں اس طرح وہ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق پائے گا جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔

سبق :- ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کو کبھی ضائع نہیں کرتا خواہ وہ رائی کے دانہ ہی کے برابر کیوں نہ ہو۔ ہمیں ہمیشہ نیکیوں کی تلاش میں رہنا چاہئے۔

مزید چوہدری صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ بیان فرمایا کہ ایک شخص بے آب وگیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے اس نے بادل میں آواز سنی کہ "اے بادل فلاں نیک آدمی کے باغ کو سیراب کر"۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔ پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسائی پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا وہ شخص اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا کیا دیکھتا ہے کہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا۔ اور باغ کا مالک پانی بیلچے سے ادھر ادھر مختلف کیاریوں کو لگا رہا تھا۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا۔ اللہ کے بندے تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے وہی نام بتا دیا جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تم میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل سے جس کی بارش کا پانی تم لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ "اے بادل فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو"۔

تم نے ایسا کون سا نیک عمل کیا ہے جس کا بدلہ یہ تمہیں ملا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ کی جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گذارے کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

سبق :- جو بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے مال، جان اور عزت میں اتنی برکت ڈالتا ہے کہ اس کی نسل در نسل اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔

> اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ وہ عمل تھوڑا اور چھوٹا ہی ہو۔

سید احسن اسمٰعیل صدیقی

بے رخی سے دشمنی تک

روزنامہ الفضل میں پچھلے دنوں مکرم محمد ارشد کاہلوں صاحب کا ایک معنی خیز مضمون "بے رخی" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بے رخی کی اقسام اور ان کے مضمرات پر بحث فرمائی ہے آپ نے بے رخی کو تین طبقات میں تقسیم کیا ہے اور اسے پورے معاشرے کے اخلاقی اقدار کے چہرے پر ایک بدنما داغ قرار دیا ہے مثلاً یہ کہ ملازمت کے دوران افسران کی بے رخی' محلہ میں اڑوس پڑوس کی بے رخی' شفا خانوں میں متعلقہ عملہ کی بے رخی اور رشتہ داروں کی آپس میں بے رخی وغیرہ کے علاوہ دوستوں کی آپس میں بے رخی بھی کم المناک نہیں ہوتی۔ فاضل مضمون نگار کے خیالات پر میں غور کر ہی رہا تھا کہ اگلے روز روزنامہ "الفضل" میں ایک اور مضمون راہ عمل کے عنوان سے محترمہ بشریٰ وسیم صاحبہ کا پڑھنے کو ملا۔ جنہوں نے اسی بے رخی کے تواتر پر قلم فرسائی کی ہے جونہی میں نے یہ مضمون پڑھا تو میری زبان پر بے ساختہ یہ شعر آگیا۔

دیکھنا "تحریر" کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں تھا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایسی ہی بے رخی بڑھتے بڑھتے دشمنی کی حد تک پہنچ جاتی ہے اور یہ دشمنی ایسا روگ بن جاتی ہے جو خاندانوں کو نہ صرف صراط مستقیم سے گمراہ کر دیتی ہے بلکہ آنے والی نسلوں میں بھی نفرتوں کے بے پناہ بیج بو دیتی ہے اگر بے رخی کو وقت پر ہی ارشاد ربانی کے تحت دور کرنے کی کوشش کی جائے اسے نہ صرف بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے بلکہ افہام و تفہیم سے خاندانی ماحول کو خوشگوار بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے اخلاقی اقدار اور وسیع القلبی کی بے حد ضرورت ہے آج بھی ہمارے ملک میں بعض قوموں میں یہ اقدار پائی جاتی ہیں جہاں ایک دوسرے کے خلاف جان لیوا حالات کے باوجود کچھ ہی دنوں بعد صلح و صفائی کی صورت پیدا کر لی جاتی ہے مگر عام طور پر دشمنی آخر تک دشمنی ہی چلی جاتی ہے اور خاندان در خاندان اپنے اثرات چھوڑ جاتی ہے۔ ایسی دشمنی اللہ تعالیٰ اور اس کے مرسلین کرام کو ہرگز پسند نہیں بلکہ اسے حرام قرار دیا گیا ہے اور متعلقہ خاندانوں کے لئے لعنت قرار دیا ہے۔

اسی مضمون نگار صاحبہ نے ایسی دشمنی پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے سیدنا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا بھی حوالہ دیا ہے--- جو دراصل حضور کے احکامات کے مترادف ہیں اور ہر احمدی حضور کی اس آواز پر لبیک کہتا ہوا اپنے دوستوں اور پڑوسیوں تک سے صلح جوئی کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے حتی کہ اپنے قصوروار یا بے قصور ہونے سے قطع نظر سچے دل سے معذرت کا طلبگار ہو جاتا ہے اور یوں جانبین میں صلح و صفائی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یہ صلح صفائی بحکم خدا اور نیک نیتی کے ساتھ کی گئی ہو تو پھر اس میں کوئی تیسرا آدمی رخنہ اندازی نہیں کر سکتا ہمیں ایسے شخص سے ہمیشہ بچنا چاہئے جو اپنے کسی مفاد یا دونوں خاندانوں میں سے کسی ایک سے دشمنی رکھتا ہو جہاں خاندان میں ایسا فرد موجود ہوتا ہے تو وہ محض ایک پارٹی کو خوش کرنے کے لئے اگر اس کا مفاد اس سے وابستہ ہو تو اس کی رعایت سے وہ دوسرے کے خلاف بہت سے مسائل پیدا کر کے انہیں باہمی صلح و صفائی سے دور رکھتا ہے۔ وہ ایسے شخص کو ہرگز اپنا خیرخواہ نہ سمجھیں ہاں جو نیک دلی اور احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں آپ کو سیدھی راہ پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے تو اس پر ضرور کاربند ہوں کیونکہ اسی میں آپ کا بھلا ہے اور اسی میں سکون قلب۔ مضمون کے آخر میں محترمہ بشریٰ وسیم صاحبہ فرماتی ہیں۔

"کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی بات ہو ہی گئی ہے تو آپس میں جلد صلح کر لی جائے ورنہ جب تک صلح نہیں ہوتی دل کڑھتا رہتا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف جذبات بھڑکتے رہتے ہیں خلیج بڑھتی ہے اور دُوری ہوتی چلی جاتی ہے"

> یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی ایسی ہیں جن میں انسان عموماً سمجھتا ہے کہ چھوٹی سی باتوں میں اگر خدا کی مرضی سے ہٹ بھی جایا جائے تو کوئی حرج نہیں حالانکہ بعض دفعہ چھوٹی باتوں میں اطاعت زیادہ عظمت کا نشان ہے۔ اور توحید پرستی کی علامت ہے۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

بتایا گیا ہے کہ گزشتہ پانچ سال میں چھاتی کے کینسر کی شرح سو فیصد زیادہ ہو گئی ہے۔ ان مریضوں کی عمر عام طور پر ۳۰ سے ۳۵ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ ان اعداد و شمار کا تعلق زیادہ تر پنجاب سے ہے۔ پنجاب کے مختلف علاقوں میں یہ بات تجربہ کے ساتھ سامنے آئی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر خالدہ عثمان جو کینسر ریسرچ فاؤنڈیشن آف پاکستان کی سیکرٹری ہیں نے بتایا ہے کہ پہلے جب سرجری کے لئے گنگارام ہسپتال میں لوگ آتے تھے تو ۳۰ دنوں میں صرف ایک چھاتی کے کینسر کا مریض موجود ہوتا تھا لیکن ۱۹۸۸ء کے بعد چھاتی کے کینسر کے مریضوں کی تعداد سرعت سے بڑھی ہے اور اب یہ کیفیت ہے کہ سرجری کے مریضوں کی ہر فہرست میں پانچ یا چھ چھاتی کے کینسر کی مریض ہوتی ہیں۔

یہ بات آپ نے ایک انٹرویو کے دوران بتائی۔ یہ انٹرویو ڈان کے ایک سٹاف رپورٹر نے لیا تھا۔ ڈاکٹر موصوفہ نے کہا کہ اس مہلک مرض سے تعلق رکھنے والے مریض شہری بھی ہیں اور دیہاتی بھی امیر بھی ہیں اور غریب بھی انہوں نے کہا کہ ہماری لیبارٹری میں جو تحقیقات کی جاتی ہے ان میں سے آٹھ سو پچاس عورتوں میں سے جن کی سرجری کی گئی تھی تقریباً ۹۰ ایسی ہیں جو یا حاملہ تھیں یا بچے کو دودھ پلا رہی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حمل کی مدت اگر کم ہو اور زیادہ بچوں کو جنم دیا جائے تو یہ بھی چھاتی کے کینسر کا ایک عنصر ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر نوجوان مائیں زیادہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰ سال سے کم عمر کی ماؤں کو اس مرض کے لاحق ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے کیونکہ انہیں ماں کے فرائض سے کم ہی آگاہی ہوتی ہے وہ اپنے آپ کو پوری طرح صاف نہیں رکھتیں خاص طور پر وہ مائیں جو بچے کو دودھ پلا رہی ہوں اور یہ عدم صفائی کا عنصر کینسر کے پھیلنے میں ایک کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ پروفیسر خالدہ نے دوسری عالمی کانفرنس جس کا موضوع یہ تھا کہ "چھاتی کے کینسر کے متعلق انتظامی معلومات" کا اہتمام کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ یونین انٹرنیشنل فار کینسر کنٹرول نے اس کانفرنس کو اپنی عالمی میڈیکل کانفرنسوں میں ۱۹۹۴ء تک کے لئے شامل کر لیا ہے۔ اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان سے تقریباً چار سو نمائندوں نے اس سلسلے میں شرکت کی۔ یہ کانفرنس گزشتہ دو سالوں میں دوسری کانفرنس ہے۔

مرحوم ڈاکٹر نصیر الدین جو گیزئی پر ایک میموریل لیکچر دیا گیا جس کا موضوع ایڈز تھا اور جو برطانوی محقق ڈاکٹر برائن ایلسن نے پہلے روز دیا ان کے علاوہ انگلستان، ایران، امریکہ، چین، اٹلی اور ہندوستان سے آئے ہوئے ماہرین نے اپنے اپنے مقالے پیش کئے۔ ڈاکٹر خالدہ عثمانی جو عالمی کینسر کنٹرول سے سونے کا تمغہ حاصل کر چکی ہیں نے نئی حکومت سے اپیل کی کہ وہ الیکٹرانک میڈیا خاص طور پر T.V پر اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کریں تاکہ وہاں چھاتی کے کینسر کے متعلق ضروری امور پیش کئے جا سکیں اور اس مضمون کو آگے بڑھانے کے لئے بحث و تمحیص کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر نوجوان ان پڑھ ماؤں کے لئے یہ پروگرام مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک ریکارڈڈ پروگرام کی طرف اشارہ کیا جو چھاتی کے کینسر کی روک تھام کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ لیکن جسے کبھی نشر نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام میں انہوں نے پلاسٹک ماڈل کے ساتھ یہ بات پیش کرنے کی کوشش کی تھی کہ عورتیں کس طرح اپنا خود ہی معائنہ کر سکتی ہیں اور انہیں کس طرح پتہ چل سکتا ہے۔ کہ وہ چھاتی کے کینسر میں مبتلا ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا چھاتی کے کینسر والی خواتین اپنے چھاتی میں گلٹیاں محسوس کرنے لگتی ہیں جو آغاز کار میں کسی قسم کا درد پیدا نہیں کرتیں۔ یہ خواتین ہمارے پاس اس وقت آتی ہیں جب انہیں لمبے لمبے عرصوں کے لئے بخار ہونے لگتا ہے یا وہ تکلیف محسوس کرتی ہیں۔ لیکن جب وہ اس سٹیج پر پہنچ جاتی ہیں تو کینسر نے جڑ پکڑ لی ہوتی ہے اور اس کینسر زدہ حصے کا نکال دینا ناممکن ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی تنظیم کے متعلق وضاحت کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ لوگوں کے مفاد میں T.V پر اس موضوع پر گفتگو کی اجازت ملنی چاہئے۔

بقیہ کالم ۴

بشارت احمد صابر کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن اور عزیز مبارک احمد شاہد سرویئر پل دریائے چناب اور دو بیٹیاں عزیزہ امتہ النصیر اور عزیزہ امتہ العزیز مبارکہ چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ جدا ہونے والے کے لئے دلی دعا ہے۔

یاد رفتگان

مکرم ماسٹر محمد انور صاحب

مقبول احمد ذبیح

میرے چچا جان محترم ماسٹر محمد انور صاحب برادر خورد والد محترم سردار عبدالحق صاحب شاکر کو وفات پائے ایک سال سے زائد عرصہ ہو چلا ہے۔ آپ کی وفات ۲۰-۲۱ اکتوبر کی درمیانی رات ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ جدا ہونے والے بزرگ محترم کو غریق رحمت کرے اور اپنا قرب عطا فرمائے۔

محترم چچا صاحب بہت خوبیوں کے مالک تھے بڑے محنتی وقت کے پابند۔ ہر کام کو سنوار کر سلیقے سے کرنے کے عادی تھے بعض بہت اچھی عادتیں مثلاً سردی ہو یا گرمی بلا ناغہ صبح کا غسل تازہ مسواک کرنا اور رات کو آنکھوں کی حفاظت کے لئے اپنا خود تیار کردہ سرمہ لگانا آپ نے ایسی اپنائیں جو زندگی بھر آپ کے ساتھ رہیں۔ (سردی میں ہر روز اہتمام کے ساتھ نہانا مشکل بھی پیدا کر سکتا ہے۔ (ادارہ)

خدمت خلق کا جذبہ بھی آپ میں بہت پایا جاتا تھا۔ محترم دادا جان حضرت حکیم شیر محمد صاحب کی بعض حکمت کی کتابوں اور ان کی بیاض کے مطالعہ سے آپ کو کسی قدر علاج معالجے کا بھی شغف ہو گیا تھا۔ گاؤں میں معمولی بیماریوں کے لئے تھوڑی بہت دوائیں لوگوں کے لئے تیار کر کے رکھتے خصوصاً آنکھوں کے لئے بہترین سرمہ تیار کرتے۔ یا کسی ضرورت مند کو اس کی بیماری کے مطابق نسخہ لکھ دیا کرتے اور اس طریق سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کے لئے بے لوث رنگ میں خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔

محترم چچا صاحب ۱۹۱۵ء کو نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ وہیں آپ کا بچپن اور جوانی گزری اور ساتھ والے گاؤں فیض پور کلاں سے ورنیکلر مڈل پاس کر کے جے۔ وی کی سند حاصل کی اور مقامی پرائمری سکول میں بطور استاد متعین ہوئے۔ سارا عرصہ ملازمت (کم و بیش چالیس سال) اسی سکول میں مکمل کر کے باعزت طور پر ریٹائرڈ ہوئے۔ نواں کوٹ کے قریباً ساٹھ فیصد نوجوان بچے بچیاں بلکہ ادھیڑ عمر کے لوگ آپ کے نہ صرف سکول کی تعلیم [illegible] شاگرد ہیں۔ بلکہ آپ نے انہیں کلام الٰہی بھی پڑھایا۔ سکول اور گھر میں آپ نے جس محبت و پیار اور لگن سے بچوں کو تعلیم دی وہ لوگ اور ان کے والدین دل و جان سے آج تک اس کی قدر کرتے اور آپ کی نیکی۔ شرافت۔ حسن اخلاق کے گن گاتے ہیں۔ در حقیقت یہی وہ سرمایہ حیات ہے جو تا دیر آپ کی یاد کو زندہ و تابندہ رکھے گا۔

ریٹائر منٹ کے بعد آپ نے محلہ دارالفتوح ربوہ میں اپنا مکان تعمیر کر کے مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ مگر گاؤں کا ماحول اور لوگوں کی بے پناہ محبت اور لگاؤ آپ کے دل و دماغ میں سمائے رہتے۔ شوگر جیسی دائمی مرض آپ کو لاحق ہو گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی اور آپ ۷۸ سال کی عمر میں جہان فانی سے عالم جاودانی میں جا بسے۔ ہم سب اللہ کے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کی وفات کی خبر سن کر گاؤں کے غیراز جماعت لوگ کیا مرد اور کیا عورتیں بہت غمگین و نڈھال ہوئے۔ پوری بس لے کر تعزیت کے لئے ربوہ پہنچے اور یوں محترم چچا جان سے محبت کا اظہار کیا۔

محترم چچا جان کو سلسلہ کے لٹریچر خصوصاً "الفضل" کا مطالعہ کرنے کا بڑا شوق تھا۔ گاؤں میں رہ کر خطبہ نمبر جاری کروایا ہوا تھا۔ جس کی انہیں شدت سے انتظار رہتی اور جب تک سارا ختم نہ کر لیتے ہاتھ سے نہ رکھتے۔ ربوہ میں آباد ہو کر آپ نے روزانہ اخبار الفضل کا پرچہ اور دیگر رسائل اپنے نام لگوائے ہوئے تھے۔ مطالعہ کے بعد اخبارات و رسائل کو باقاعدہ سنبھال کر رکھتے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ ہر سال احمدی جنتری جاری کردہ حضرت میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (آپ پر اللہ کی سلامتی ہو) بڑے اہتمام سے خرید کر اپنے پاس رکھتے۔

محترم چچا جان صاحب تین بھائی اور ایک بہن تھے۔ جن میں سے دو بھائی اور بہن وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے۔ میرے دوسرے چچا محترم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان بفضل خدا بقید حیات اور بطور ناظر مال خرچ سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں بہت برکت دے کر فعال اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آپ نے بطور یادگار بیوہ محترمہ چچی بلقیس بیگم صاحبہ دو بیٹے عزیز

باقی کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات۔ واقعات۔ شخصیات۔

ن۔ سین

جنرل اختر ملک کا دفاع

چند روز ہوئے الفضل میں مکرم محمد نصر راجا کا ایک مضمون جنرل اختر ملک کے سلسلے میں شائع ہوا تھا۔ مکرم یزدانی صاحب نیوز انٹرنیشنل کے خطوط کے کالم میں جنرل ملک کے دفاع کے سلسلے میں کہتے ہیں کہ جو مضمون اس عنوان سے آپ کے اخبار میں ۱۷ نومبر کو شائع ہوا تھا وہ ایک متھ بنانے والے کئی متھ توڑ دیتا ہے۔ وہ الطاف گوہر کی کتاب پر ایک تبصرہ تھا۔ اس کتاب کا تعلق فیلڈ مارشل ایوب خان سے ہے۔ اسے ایک متھ کہہ لیجئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ جھوٹ کا پلندہ اور کئی نادرست باتوں کا اظہار ہے۔ جنرل موسیٰ اپنی کتاب "مائی ورشن" یعنی "میرا بیان" میں کہتے ہیں کہ وادی میں گوریلا کارکردگی شروع کرنے کے لئے مناسب تیاری شروع نہیں تھی۔ جنگ سے پہلے کے سیاسی حالات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے مسٹر بھٹو اور مسٹر عزیز احمد کے ساتھ ملاقاتوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور اس بات کا بھی کہ وہ اپریشن جبرالٹر کے خلاف تھے۔ اگرچہ الطاف گوہر اس وقت سیکرٹری اطلاعات تھے لیکن وہ ان لوگوں کی فہرست میں شامل نہیں تھے جنہیں اپریشن جبرالٹر یا گرینڈ سلام کی تفصیل سے آگاہ کیا جانا مقصود تھا۔ اس پس منظر میں یہ کہنا کہ فوج دفتر خارجہ کی اس معاملے میں حمایت کر رہی تھی قطعی طور پر غلط بات ہے۔ اپریشن گرینڈ سلام کا ذکر کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ دس بریگیڈ اختر ملک کے کمان میں تھی ہی نہیں۔ میں یہ بات نہیں سمجھ سکتا کہ ان کا یہ بات کرنے سے کیا مطلب ہے کہ بریگیڈ کا ہوائی رابطہ ختم ہو گیا اور نتیجتہً "۲ ستمبر کو کشمیر پر حملہ نہ کیا جا سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۰ بریگیڈ نے دریائے توی کے پار ۳۔ ستمبر کو کارروائی شروع کی تھی اور اکھنور سے اس وقت ۲۸ کلومیٹر دور تھی۔ اختر ملک کو ان کی اپنی کسی ناکامی کی وجہ سے ہٹایا نہیں گیا تھا۔ اصلی سکیم میں توی پار کر لینے کے بعد کمان بدلنے والی تھی یہ کہ یہ بات کہاں تک درست ہے یہ ایک الگ بات ہے۔ اکھنور لے لینے میں تاخیر کیوں ہوئی اسے جنرل اختر ملک کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ یکم ستمبر کو انہوں نے ۷ ہندوستانی انفنٹری بٹالین کو اپنی مختصر سی تعداد کے ساتھ شکست دے کر ایک بڑا کارنامہ کیا تھا یہ دفاع کی پوزیشن میں آگے بڑھنے کی ایک بہت اچھی مثال تھی۔ اور اس کے ساتھ کئی ضمنی نکات بھی چھوڑے گئے۔ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جنرل موسیٰ نے اختر ملک کے متعلق زیادہ اچھا رویہ اختیار نہیں کیا اور کہہ دیا ہے کہ یکم ستمبر کو آگے بڑھنے کا عمل بہت ست تھا۔ الطاف گوہر نے جس طرح جنرل یحییٰ کے کردار کو پیش کیا ہے اسے فوجی طور پر بے معنی کہا جا سکتا ہے توی عبور کر لینے کے بعد کام یہ تھا کہ دشمن کی پیچھے ہٹتی ہوئی فوجوں کا پیچھا کیا جائے کیونکہ اکھنور کا حاصل کرنا مقصد تھا اس لئے حملہ کرنے والے فوجی دستے اپنے دشمن کے ساتھ رابطے کو ختم نہیں کر سکتے تھے بلکہ ان پر دباؤ بڑھانا اس لئے ضروری تھا کہ دشمن مسلسل پیچھے ہٹتا چلا جائے۔ اس مشن میں فوجوں کا الگ الگ کرنا شامل نہیں ہے۔ جس فوجی کمانڈر نے اپنی فوجوں کو پیچھے ہٹایا انہیں ان کے اس کام کی داد ملنی چاہئے۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ دفاع ٹوٹ چکا تھا ہندوستانی کمانڈر نے بہت کامیابی کے ساتھ پیچھے ہٹنا مناسب سمجھا۔ انہوں نے اس بات کو زیادہ بہتر جانا کہ لڑائی جاری رکھنے کی بجائے رابطہ توڑ دیا جائے۔ جوڑیاں کا ایک چھوٹا سا علاقہ چھوڑ کر وہ اپنی فوجوں کو اکھنور تک لے گئے اور اپنے دفاع کو دوبارہ منظم کیا۔ اپریشن گرینڈ سلام کس حد تک ناکام رہا۔ تاخیر کہاں کہاں ہوئی اور تاخیر کا کون باعث تھا۔ اس خط میں بیان کرنا مقصود نہیں ہے لیکن یہ بات بالکل درست ہے کہ جو کچھ الطاف گوہر نے لکھا ہے درست نہیں۔ اور یہ اختر ملک کی غلطی بھی نہیں تھی۔

مصر/بنیاد پرستوں کے حملے

گذشتہ روز ایک قاہرہ کے سینما پر حملے کے دوران ایک پولیس مین ہلاک ہوا اور چھ دیگر افراد زخمی۔ اس سلسلے میں جماعت الاسلامیہ (اسلامی گروپ) نے کہا ہے کہ یہ حملہ جو قاہرہ کے قریب ایک آبادی میں جمعرات کے روز ہوا۔ یہ ان کارکنوں نے کیا تھا۔ یہ سینما عالمی فلم فیسٹیویل قاہرہ میں فلمیں دکھا رہا تھا۔ ان فلموں کے متعلق اسلامک گروپ نے کہا ہے کہ ہم ان فلموں کو نہیں چلنے دیں گے۔ یہاں جو فلمیں چلائی جا رہی ہیں انہیں سنسر نہیں کیا گیا اور ان میں جنسی بے راہ روی کے مناظر دکھائے جا رہے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ قاہرہ میں عالمی برہنگی فیسٹیویل ہے ایک بیان کے ذریعے ہفتہ کے روز الاسلامک گروپ نے اس حملے کا اعتراف کیا اور فیکس کے ذریعے ایک عالمی تنظیم کو اس کی اطلاع دی اس عالمی تنظیم کا تعلق خبروں کے نشر کرنے سے ہے۔ اس گروہ نے اٹارنی جنرل پر الزام لگایا کہ انہوں نے خبریں باہر بھیجنے پر پابندی لگائی ہے۔ اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی بھی کہا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسے تحقیق کی ہتک سمجھنا چاہئے۔ اسلامی گروپ نے کہا ہے کہ گذشتہ ماہ بھی اسی طرح خبروں کی تشہیر پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ یہ وہ موقعہ تھا جب وزیر اعظم پر حملہ کیا گیا جس میں وہ بال بال بچ گئے۔ اسلامک گروپ نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ خبروں کی تشہیر کو روک کر اپنے برے کاموں پر پردہ ڈال رہی ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں اسلامی بنیاد پرستوں اور مصر کی حکومت میں خاصی دیر سے مخاصمت جاری ہے۔ بنیاد پرستوں نے نہ صرف سیاحوں پر حملے کئے ہیں بلکہ حکومت کے افسران اور سپاہیوں اور فوجیوں کو بھی اپنے حملوں کا نشانہ بتایا ہے۔

ترکی/پریسلر ترمیم کے خلاف

بتایا گیا ہے کہ ترکی نے کہا ہے کہ وہ متنازع پریسلر ترمیم کو ختم کروانے کے لئے پاکستان کی طرف سے امریکہ کے ساتھ گفت و شنید کرے گا۔ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے اسلام آباد ایرپورٹ پر وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی ایران اور ترکی سے واپسی پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ ترکی کے سرکاری افسروں نے انقرہ میں پاکستانی وفد کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ اس مشکل کے وقت میں ترکی پاکستان کی ہر ممکن مدد کرے گا۔ جب وزیر موصوف سے پوچھا گیا کہ اس ترمیم کے ختم کئے جانے کے کیا امکانات ہیں خاص طور پر سینیٹر لیری پریسلر کے دورے کی وجہ سے تو انہوں نے کہا کہ ترکی کی حکومت نے پاکستانی مسائل میں خاصی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ترک لوگ اور ان کی حکومت پاکستان کو بہت عزت اور تکریم دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمارے بااعتماد دوست ہیں۔ البتہ یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ اس ترمیم کے ختم ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔ سردار آصف احمد علی اور وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی دونوں نے وزیر اعظم کے ایران اور ترکی کے دورے کو انتہائی طور پر کامیاب بتایا۔ جب وزیر دفاع سے پوچھا گیا کہ ایف ۱۶۔ جہاز کے سپیئر پارٹس کی فراہمی کے متعلق ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر وہ کچھ عرصے کے بعد اخبار نویسوں سے بات کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم کے ایران اور ترکی کے دورے سے ان ممالک کے آپس کے تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ وزیر خارجہ ایک دو روز میں اپنی وزارت میں پریس کانفرنس بلا کر تمام امور پر روشنی ڈالیں گے۔ انہوں ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے کہا کہ میں تمام تفاصیل آپ کے سامنے رکھوں گا۔

سوڈان/امریکی فوجی دخل اندازی

سوڈان کی حکومت کے سربراہ عمر حسن البشیر نے ایک عراقی اخبار کو بتایا ہے کہ انہیں اس بات کا خدشہ ہے کہ امریکہ ان کے ملک میں فوجی دخل اندازی کرے گا اور اس خدشے کا مقابلے کرنے کے لئے انہوں نے اپنے ملک کے عوام الناس کو مسلح کرنا شروع کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ جو دباؤ ہم پر ڈالا جا رہا ہے اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ آگے بڑھتے ہوئے فوجی دخل اندازی کا باعث بن جائے گا۔ ہمیں اس وقت تک انتظار نہیں کرنا چاہئے یہ بات ایک اخبار جمہوریہ نے سربراہ حکومت عمر حسن البشیر کی طرف منسوب کی ہے۔ اگر سوڈان میں ہر شخص کے پاس بندوق ہو تو دس لاکھ مربع میل کا ملک اپنی حفاظت خود کر سکتا ہے اور کسی بھی طاقت کو شکست دے سکتا ہے۔ حسن البشیر نے کہا کہ ہم سارے ملک میں فوجی تربیت کے کیمپ قائم کر رہے ہیں اور انہیں رات گئے تک تربیت دیتے رہتے ہیں۔ انہوں نے امریکہ پر الزام لگایا اور اسی طرح امریکہ کے مغربی اتحادیوں پر بھی کہ وہ جنوب کے باغیوں کی اس لئے حمایت کر رہے ہیں کہ سوڈان کی حکومت کا تختہ الٹا دیا جائے۔ سربراہ مملکت نے اپنی اس پالیسی کا دفاع کیا کہ ۱۹۹۰ء میں انہوں نے عراق کی مدد کی تھی اور ایسا کرنے کا انہیں اب بھی کوئی افسوس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوڈان میں کثیر الجماعتی جمہوریت قائم رہے گی۔ ہمیں مغرب کے کثیر الجماعتی سسٹم کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ہم نے اسے مسترد کر دیا ہوا ہے۔ اور ہم اپنی اسلامی عربی پالیسی سے پیچھے ہٹنے کے لئے کسی صورت بھی تیار نہیں ہیں۔ دراصل سوڈان کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دہشت گرد ملک ہو گیا ہے اس کے نتیجہ میں اس بات کا ہر وقت خدشہ ہے کہ امریکہ اس پر فوجی حملہ کر دے اور فوجی حملے سے بچنے کے لئے عمر حسن البشیر سربراہ سوڈان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ملک کے ہر شخص کے ہاتھ بندوق دے دی جائے۔

بقیہ صفحہ ۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ انسان اللہ کی پکڑ سے لاعلم ہے۔ اگر اسے اللہ کی پکڑ کا پتہ لگ جائے تو گناہ کا کوئی سوال ہی اس کے اندر باقی نہ رہے۔ اسی طرح اگر انسان کو اللہ کی بخشش کا پتہ چل جائے تو وہ کہے کہ ساری کائنات ہی میری ہے اور وہ موجیں کرتا پھرے۔ اللہ نے ان دونوں باتوں کے درمیان بندے کو رکھا ہے۔

داعیان الی اللہ کو نصیحت

حضور ایدہ اللہ نے اول الذکر بیان فرمودہ حدیث کے آخری حصے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے اس شخص کو بھی بخش دیا جو غلط کار تھا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ جو بھی بیٹھ جائے وہ بدنصیب نہیں رہتا۔ حضور نے فرمایا ہم تو ساری دنیا کے لئے نجات کا سامان لے کر آئے ہیں۔ اگر دنیا ہمارے پاس آکر نہیں بیٹھتی تو ہم تو اپنی ذکر کی مجالس لے کر ان کے پاس جا سکتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کرنے والوں کو حضور ایدہ اللہ نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر لوگوں کو احمدی کرنے کا صرف یہ مقصد ہے کہ ہماری تعداد بڑھے تو یہ ایک لغو اور بے معنی کام ہے۔ ہمیں تو اللہ سے محبت کرنے والوں اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کی تعداد بڑھانی ہے ہم نے ایسے آدمی بنانے ہیں کہ ان کے آنے سے زمین سے آسمان تک فرشتوں سے بھر جائیں۔ اور جو ان کے پاس آئے اس کی بھی زندگی جاگ جائے۔ خواہ وہ راہ چلتا مسافر ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے جن کو احمدی بنائیں ان کے ساتھ ذکر کی مجالس لگائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے ساری زندگی میں اس سے زیادہ اچھا تربیت کا اور کوئی نسخہ نہیں دیکھا کہ اللہ کا ذکر کرو۔ پھر اگر ان سے بڑے

سے بڑے گناہ بھی ہو جائیں تو اللہ کی رحمت سے بخشش کی امید ہو جاتی ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آئندہ جمعہ ماریشس سے ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ دعا کریں کہ اس دورہ میں اللہ تعالیٰ ایسے منصوبے بنانے کی توفیق دے کہ ماریشس کا جزیرہ جلد از جلد احمدیت کی آغوش میں آ جائے۔

بقیہ صفحہ ۱

اگر فلو ہو جائے تو روزانہ Gelsimium صبح شام ایک ایک دفعہ استعمال کریں۔ مرض کے مطابق حسب ضرورت اور حسب حالات دوائی کے استعمال میں وقفہ کیا جا سکتا ہے اگر بخار ہو جائے اور سر درد ہو تو Aconite نکال کر اس کی جگہ Belladona استعمال کریں۔ اسی طرح اگر کھانسی ہو Heper sulph 30 دن میں ۳۔۴ بار استعمال کرنے سے اللہ نے چاہا تو افاقہ ہو گا۔ اس کے علاوہ درج ذیل نسخہ کا استعمال بھی فائدہ مند ہے:-

FERRUM PHOS 6X SILICEA 6X
CALC.PHOS6X KALIPHOS6X

دوائی کھانے کا طریقہ:-

ہومیو پیتھی کی دوائی کھانے کا طریق یہ ہے کہ بائیں ہاتھ سے دوائی کی شیشی پکڑیں اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر جو صاف ہونی چاہئے دوائی کے چند دانے ڈالیں اور منہ میں ڈال کر چوس لیں۔ دوائی کھانے سے پہلے بسم اللہ اور ھوالشافی پڑھیں۔

برائے قائدین کرام و

ناظمین اطفال

○ عشرہ وقف جدید ختم ہو چکا ہے۔ مکمل وصولی مرکز بھجواتے ہوئے اس کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیل ضرور بھجوائیں۔
نام طفل۔ ولدیت۔ رقم۔ مجلس۔
وصول شدہ تمام رقم جلد از جلد مرکز بھجوا دیں۔

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ پاکستان

کار برائے فروخت: بہترین حالت میں فوکسی کار برائے فروخت ہے
پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر اقصیٰ چوک ربوہ فون: 212106

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۰-دسمبر- سردی زیادہ ہو رہی ہے- ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۶ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں دوسرے روز بھی زبردست کشیدگی رہی۔ ارکان ایک دوسرے پر تابڑتوڑ حملے کرتے رہے۔ سپیکر تقریر جاری نہ رکھ سکے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف اور حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے دس ارکان اسمبلی نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب حکومت نے اپوزیشن کے خلاف انتقامی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔

○ باغبانپورہ لاہور کے مین بازار میں آتش بازی کی دوکانوں میں دھماکوں اور ان کے نتیجے میں لگنے والی آگ نے تقریباً دس افراد کی جان لے لی ہے۔ بارہ سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ مرنے والے متعدد بدنصیبوں کے جسموں کے ٹکڑے دور دور تک بکھر گئے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ سانحہ باغبانپورہ میں جاں بحق ہونے والے ہر فرد کے لواحقین کے لئے ایک لاکھ روپے کی امداد دی جائے گی۔ جلنے والے مکان اور دوکانیں حکومت پنجاب تعمیر کرائے گی۔ تین دن میں تحقیقات مکمل کرنے اور آتش بازی کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

○ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری کو انٹر کیس سے بھی باعزت بری کر دیا ہے اب صرف ایک مقدمہ باقی رہ گیا ہے۔ مجموعی طور پر وہ ۱۲ مقدمات سے بری ہو چکے ہیں۔

○ خارجہ امور۔ دفاعی پیداوار اور خزانہ کی وزارتوں کی اعلیٰ ترین شخصیات اور مسلح افواج کے سربراہوں کے ایک اہم اجلاس میں دفاعی اخراجات میں کمی سمیت فوج سے متعلق کوئی تجویز یک طرفہ طور پر قبول نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کابینہ نے مطالبہ کیا ہے کہ کشمیریوں پر مظالم بند ہونے تک مذاکرات نہ کئے جائیں۔

○ جنرل آصف نواز مرحوم کی بیوہ بیگم نزہت آصف نواز نے کہا ہے کہ نواز شریف سمیت کسی کو ملزم نامزد نہیں کیا تھا۔ معاملہ خدا پر چھوڑتی ہوں

○ ہفتہ کی شب بیگم نصرت بھٹو اپنی گاڑی کے انجن میں اچانک آگ بھڑک اٹھنے کی وجہ سے کسی بڑے حادثے سے بال بال بچ گئیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری ۲۶ دسمبر سے تین روزہ دورے پر سعودی عرب جائیں گے۔

○ گورنر پنجاب لیفٹنٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد اقبال نے ۶۲ روز کے بعد رولز بنانے اور ان میں ترمیم کرنے کے اختیارات وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کو واپس کر دیئے ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کراچی میں منتخب ارکان سے ملاقات کے دوران انہیں یقین دلایا کہ حکومت عوامی مسائل حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ضلعی ترقیاتی کمیٹیاں از سر نو تشکیل دی جائیں گی۔ ارکان پچاس پچاس لاکھ کی سکیمیں جمع کرا دیں۔ سکیمیں ڈی سی کے توسط سے متعلقہ محکموں کو بھیجی جائیں گی۔

○ سپیکر پنجاب اسمبلی محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ بلدیاتی ادارے نہ ہونے سے اراکین اسمبلی پر بوجھ پڑ رہا ہے۔ بلدیاتی ادارے وجود میں آنے چاہئیں۔

○ حکومتی اراکین اسمبلی نے پنجاب پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں بیوروکریسی پر اعتراضات کی زبردست بارش کر دی اور کہا کہ حکومت ہماری ہے حکم نواز شریف کا چلتا ہے۔ کوئی افسر ہمارا کام نہیں کرتا۔ ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔

○ ملک میں خشک سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے موسم سرما کی بارشیں نہ ہونے کے باعث مختلف اقسام کی بیماریوں نے عوام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ خشک سردی میں اضافے نے لاکڑا۔ کاکڑا گلے اور پیٹ کی بیماریاں پھیلا دی ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر طبی ماہرین نے مشورہ دیا ہے کہ لوگ نیم گرم پانی سے غرارے کریں۔ ٹھنڈے پانی سے منہ نہ دھوئیں۔ مرغن غذاؤں سے بچیں اور سفر منہ ڈھانپ کر کریں۔

○ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں سخت ہنگامہ ہوا ہے۔ ہیروئن بیچنے پر قیدیوں نے ایک دوسرے پر چھریوں کے وار کئے۔

○ ڈیرہ بگٹی کے قریب قبائلی تصادم میں ۴ افراد ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے ہیں۔

○ فرانس کے دارالحکومت پیرس میں تقریباً ۶۰ ہزار مظاہرین نے سڑکوں پر مارچ کیا۔ مظاہرین بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو کا محاصرہ فوری طور پر ختم کرانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت شہریوں کے جان و مال کا تحفظ کرے گی۔

○ قائد اعظم کے یوم ولادت ۲۵ دسمبر کو اے پی این ایس کے رکن اخبارات چھٹی کریں گے اور ۲۶ دسمبر کو اخبارات شائع نہیں ہوں گے۔

سامان سینیٹری اور باتھ روم پائپ فٹنگ

دانیال سینیٹری ورکس

DANIYAL SANITARY

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 212003

پروپرائیٹر: داؤد احمد ناصر

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام محمد اسلم سے بدل کر عبدالمالک چوہدری رکھ لیا ہے۔ اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عبدالمالک چوہدری ولد محمد یونس ارائیں
محلہ مغل پورہ جلال پور روڈ
گلی آرائیاں والی نمبر ۷ حافظ آباد

امراض جلد کے مریض متوجہ ہوں

میڈیکل اینڈ سکن کلینک

خاکسار نے اپنا کلینک "ڈی بلاک مارکیٹ فیصل ٹاؤن لاہور نزد اکبر چوک" شروع کیا ہے۔

ڈاکٹر مبین الحق خان
سابق میڈیکل آفیسر سکن ہسپتال راولپنڈی
فضل عمر ہسپتال ربوہ

اطلاع عام و تبدیلی ٹیلیفون

المصور پی سی او ریلوے روڈ ربوہ

کے نمبر تبدیل ہو گئے ہیں۔
اندرون پاکستان و بیرون پاکستان حضرات نئے نمبر نوٹ فرمالیں۔

پی سی او نمبر 212311 فیکس نمبر 212492
رہائش: 211911

منجانب: المصور ریلوے روڈ ربوہ
(آپکا پیغام اور فیکس ذمہ داری سے جائے مقصود تک پہنچائی جاتی ہے)

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج

ڈائی جسٹین DIGESTIN (TABLETS)

مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھے استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی

پیٹ درد کیور 20/- COLIC CURE گیس کیور FLATULENCE CURE 20/-

قبض کیور 20/- CONSTIPATION CURE بواسیر کیور PILES CURE 20/-

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحت ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ۶۰۶

ضرورت ہے

لاہور میں ایک کلینک کیلئے لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ جس نے گائنی میں ہاؤس جاب کیا ہو اور پرائیویٹ پریکٹس کا شوق ہو۔

ملنے کے اوقات
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے
شام ۴ بجے سے ۸ بجے
(سوائے جمعہ کا روز)

ڈاکٹر آفتاب احمد
مکان نمبر ۱۴۱- ۲۱ ایکڑ سکیم سمن آباد لاہور

پتہ